جناب محمد یونس میو

فہم قرآن میں علومِ کائنات کی اہمیت

زیر بحث عنوان کے لئے ایک بنیادی اصول یہ ہونا چاہیے کہ اصول تفسیر' اصول حدیث اور حدیث اصول فقہ اور فقہ کے علاوہ ان تمام علوم وفنون کا جاننا ایک مفسر کے لئے ضروری ہے جن کا تذکرہ قرآن کریم میں ہوا ہے۔ یہ امر کسی بھی شخص کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ ایسے علوم کے بارے قرآن کی مراد بیان کرنے لگے جن کے بارے میں قدیم و جدید علمائے کرام اور دانشور حضرات کا نقطہ نظر تک رسائی حاصل نہ ہو جیسا کہ قصص القرآن اور تاریخ اقوام قدیمہ کے بارے میں قرآن حکیم میں اشارے ہیں۔ مثلاً ارم (۱) ' حجر (۲) سدوم (۳) ایکہ (۴) 'مصر (۵) مدین (۶)' طور (۷) اریحا (۸) انطاکیہ (۹) یورشلم (۱۰) اور مکہ (۱۱) وغیرہ شہروں اور مقامات کے نام ہیں' اس طرح ان کے متعلق اقوام اور ان کے قدیم تمدن نیز ان پر آنے والی تباہی و بربادی کی داستان عبرت ہر ہر جُز کے بارے میں گراں قدر اور پوری معلومات کا حاصل ہونا ضروری ہے ممکن ہو تو ان مقامات کی موجودہ صورتحال سے آگاہی بھی حاصل کی جائے۔ جیسا کہ مولانا مودودیؒ نے اپنی تفسیر میں بعض مقامات کی وضاحت کی ہے۔ یہی بات ان علوم وفنون کے بارے میں بھی کہی جائے گی جن کا ذکر قرآن حکیم نے کیا ہے' قرآن کریم میں اباریق (۱۲)' اکواب (۱۳) کاس (۱۴) روت (۱۵) غارق (۱۶) زرابی (۱۷) تخت (۱۸) لباس اور دیگر بہت سے سامان دستکاری و خانہ داری اور ظروف کا ذکر ہے' ان صفتوں کے بارے میں جدید و قدیم علم کے بغیر ان کی تفسیر کا حق ادا نہیں ہوگا' بس یہی اصول ہر جگہ استعمال ہوگا' علم کائنات کے بارے میں بھی یہی اصول کارفرما ہے کہ وہ علوم جن کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہوا ہے۔ ان کے بارے میں جدید علم کے تقاضے پورے کر دیئے جائیں لیکن اس مبحث میں ایک بنیادی سوال کائناتی علوم کے تعین سے بھی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ ایسا علم جس کا تعلق اللہ کی اس کائنات سے ہے' مثلاً بحریات' نباتات' جمادات' میدان' پہاڑ' زمین اور آسمان' لیل ونہار' ریاح وسحاب' برق و سیماب و بحر' باغات وانہار وغیرہ اور اگر عالم انسان اور حیوانات کو بھی شامل کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا' کہ یہ کائنات کا نہایت ہی اہم حصہ ہیں' جبکہ خاص طور پر اللہ نے انسان کی توجہ اور اپنی معرفت کے لئے اونٹ جیسے حیوان کی مثال بھی دی' تو کون کہتا ہے کہ حیوان کا موضوع کائنات کا حصہ نہیں ہے غرض ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی ہے اس کائنات کا جزو ہے۔ ڈاکٹر افضل کریم کائنات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''تمام اشیاء جو تخلیق کی گئی ہیں اور جن کا انسان کو حواس خمسہ کے ذریعے ادراک ہوتا ہے کائنات کہلاتی ہے'' (۱۹) اس سے ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں '' کائنات کی ساخت

اور اس کی موجودہ ارتقاء (Evolution) کے مطالعہ کا نام علم کائنات ہے۔ [۲۰]

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے "بدیع السمٰوٰت و الارض" [۲۱] نیز فرمایا فانظر و اکیف بدء الخلق [۲۲] پھر متعدد جگہوں پر فرمایا کہ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز کا واقف ہے اور وہ سب بنانے والوں میں بہتر بنانے والا ہے اور اس کے پیدا کرنے کی شان یہ ہے کہ و اذا قضی امرا فانما یقول له کن فیکون [۲۳] سورۃ النحل کی آیت نمبر ۴۰ اور سورۃ یٰسین کی آیت نمبر ۸۲ میں بھی کن فیکون کے الفاظ وارد ہوئے ہیں، زمین و آسمان کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا" الذی خلق السمٰوات و الارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش [۲۴] قرآن حکیم آسمان و زمین کی پیدائش کے بارے میں دیگر کئی مقامات پر بھی ستة ایام کا ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا وہی ہے قادر مطلق جس نے آسمان اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا [۲۵] ایک اور جگہ فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کو چھ دن میں بنایا اور پھر عرش پر متمکن ہوا [۲۶] ۔ایک اور آیت میں فرمایا زمین اور آسمان کی اس تخلیق پر ہمیں ذرا بھی تھکان محسوس نہ ہوئی۔ [۲۷]

زمین دو دن میں بنائی:

حٰم السجدہ کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین دو دن میں بنائی گئی خلق الارض فی یومین [۲۸] اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین پر پہاڑ بنا دیئے اور اس میں روئیدگی سبزہ اور زندگی کے سارے سامان پیدا فرما دیئے اور یہ سب کچھ چار دن میں مکمل ہو گیا۔ وجعل فیھا رواسی من فوقھا وبارک فیھا وقدر فیھا اقواتھا فی اربعة ایام [۲۹] اس سے ماقبل والی آیات میں زمین کی تخلیق کے بارے میں فرمایا وہ دو دن میں مکمل ہوئی دو دن میں اس پر پہاڑ اور روئیدگی وغیرہ کا بندوبست سب چار دن میں ہوا جیسا کہ علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے یہ سب کام چار دن میں ہوا' دو روز میں زمین پیدا کی گئی اور دو دن میں اس کے متعلقات کا بندوبست [۳۰] زمین پہاڑ اور سبزہ وغیرہ پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان کی تخلیق کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت محض دھواں تھا" وھی دخان" [۳۱]

تخلیق آسمان دو ایام میں:

اور ساتوں آسمانوں کو دو دن میں بنا ڈالا فقضٰھن سبع سمٰوات فی یومین [۳۲] گویا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ چھ دن میں پیدا فرمایا جیسا کہ قرآن حکیم کی اس تصریح سے ثابت ہوتا ہے فی ستة ایام [۳۳] ۔ان آیات سے جو نتائج مرتب ہوئے ہیں وہ کچھ یوں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے دو دن میں زمین بنائی پھر زمین پر آثار زندگی پھر دو ایام میں آسمان یہیں سے یہ امر بھی محقق ہو جاتا ہے کہ

غالباً پہلے زمین بنائی پھر آسمان بنایا(۳۴)۔ نیز قرآن حکیم کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمان اوپر تلے بنائے گئے ہیں۔ الذی خلق سبع سموات طباقاً (۳۵)

زمینیں بھی سات ہیں:

جس طرح آسمان سات ہیں اوپر نیچے تہہ در تہہ اسی طرح زمین بھی سات ہیں اور تہہ در تہہ ہیں' اس ضمن میں یہ آیت لائق توجہ ہے الله الذی خلق سبع سموٰت و من الارض مثلهن (۳۶) مولانا محمد شفیع اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں جس طرح آسمان سات ہیں ایسی طرح زمین بھی سات ہیں (۳۷)۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے بھی ترمذی وغیرہ کے حوالہ سے یہی تفسیر کی ہے۔ مولانا مودودی یہاں تعداد کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس طرح متعدد آسمان بنائے ہیں ویسے ہی متعدد زمینیں بھی بنائی ہیں۔

آسمان اور زمین معلق ہیں:

قرآن حکیم کی بعض آیات (۳۸) میں زمین و آسمان کے مقام اور کیفیت کے بارے میں میں چند اشارے موجود ہیں' جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان معلق ہیں لیکن ایک سوال یہ بھی ہے کہ آخر آسمان کیا ہے؟ قرآں مجید کی آیت ہے و السما بنها (۳۹) ایک آیت میں آسمان کو مضبوط عمارت کہا ہے سبعا شدادا (۴۰) یہ چھت بغیر ستون کے ہے رفع سموٰت بغیر عمد (۴۱) آسمان میں برج ہیں فی السماء بروجا نیز ابواب السماء کے الفاظ سے یہ گمان ہوتا ہے کہ آسمان میں دروازے ہیں پھر آپ جانتے ہیں کہ آسمان سے بارش اور رزق کے نزول پر بیسیوں آیات بینات سے استدلال کیا جاتا ہو انزل من السماء مآ (۴۲)

سورج' چاند' ستارے' سیارے اوران ان گردش:

اللہ تعالیٰ نے آسمان کو برجوں سے کواکب اور چراغوں سے زینت دی ہے' اسی طرح سورج اور چاند بھی آسمان کی زینت ہیں وجعل فیها سراجاً و قمرا منیرا (۴۴) دوسری جگہ سورج کو ضیاء اور چاند کو نور فرمایا ہے وجعل الشمس ضیاء و القمر نورا و قدره منازل (۴۵) یہ چاند سورج اور دیگر ستارے اپنے اپنے مدار میں گردش کرتے ہیں" کل فی فلک یسبحون (۴۶) نیز ان کی یہ گردش ایک اندازے سے مقرر کی گئی ہے قدره منازل لتعلموا عدد السنین و الحساب (۴۷) سورج اور چاند کی حرکت کے لئے ایک آیت ملاحظہ ہو۔ الشمس والقمر بحسبان (۴۸) اسی طرح آیت کل یجری الی اجل مسمی (۴۹) قرآن حکیم کی ایک اور آیت سے اجرام فلکی کی حرکت و گردش کے بارے میں مزید صراحت ملتی ہے اس آیت میں سورج کا بطور دلیل کے بیان ہوا ہے" ولو شاء لجعله ساکنا ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا" (۵۰)

تخلیق کائنات کے بارے میں جدید سائنسی تحقیقات کا جائزہ:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اصلاً ہدایت ربانی کا انکشاف ہے جو آدمی کو آخرت کی ابدی کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ سائنس اور صنعتی ترقیاں اسلامی انقلاب ہی کا ایک نتیجہ ہیں اگر اسلامی انقلاب دنیا میں نہ آتا تو سائنس اور صنعتی ترقیاں بھی ظاہر ہوئے بغیر پڑی رہتیں'(۵۱) جس طرح وہ اسلامی انقلاب سے پہلے پڑی ہوئی تھیں' اسلام کے نظریہ توحید نے کائنات میں انسان کا مقام متعین کر کے اور تسخیر کائنات کی طرف انسان کا مقام متعین کر کے اور تسخیر کائنات کی طرف انسان کے سفر کا آغاز کیا اور یوں دنیا میں سائنسی تحقیقات کی راہ ہموار ہوئی (۵۲) لیکن ابھی تک سائنس نے جو دریافتیں کیں ہیں وہ سمندر میں ایک قطرے سے زیادہ نہیں ہیں (۵۳)۔ قرآن حکیم نے تخلیق کائنات کے بارے میں بنیادی نظریہ "کن فیکون" بیان کیا ہے لیکن سائنس یہ کہتی ہے کہ کائنات کسی عظیم دھماکے کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی ہے۔ (۵۴) ایک نظریے کے مطابق زمین کبھی سورج کا حصہ تھی جو ٹکڑے کی طرح اچھل کر علیحدہ ہوگئی جبکہ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ سورج اور زمین دونوں ایک ہی سحابیہ **(Nebula)** یعنی بادلوں والی تنویری پٹی جو آسمانوں میں نظر آتی ہے دھماکے سے علیحدہ ہوئے (۵۵) آپ نے آیات میں ملاحظہ فرمایا کہ سورج چاند اور دیگر اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں ایک منظم اور باقاعدہ گردش میں مصروف ہیں۔ سائنس بھی اس حقیقت کو پانے کی کوشش کر رہی ہے لیکن اس کی تحقیق یہ ہے کہ سورج گردش نہیں کرتا بلکہ اپنے ہی محور پر اپنی کشش ثقل کے بل بوتے پر قائم ہے۔ (۵۷) ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ زمین پر زندگی سورج کے دم سے ہے جب تک سورج میں ہائیڈروجن موجود ہے وہ ہمیں مسلسل حرارت اور روشنی دیتا رہے گا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سورج میں موجودہ ھائیڈروجن پندرہ ارب سال تک چلے گی۔ جو کہ سورج کی باقی بڑی عمر تصور کی جاتی ہے۔ لیکن بارہ ارب سال ہی گزریں گے کہ سورج کی تپش میں اضافہ انسانی زندگی کے لئے ناقابل برداشت ہو جائے گا۔ اور دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی گویا یہ قیامت کا واقع ہونا ہوگا۔ (۵۸)

نظام شمسی کا تہہ و بالا ہونا واقعہ قیامت کی یاد دلاتا ہے' لیکن قیامت کب آئے گی یہ کوئی نہیں جانتا یہ اللہ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے تاہم قرآن و حدیث میں مذکورہ نشانیاں اس کی قربت اور وقوع کے یقین دلانے کے لئے کافی ہونی چاہئیں لہذا یہ کہنا مناسب ہوگا کہ سائنس کے مفروضات و نظریات حتمی نہیں اور اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔

قرآن کے بیان حتمی ہیں:

جبکہ قرآن کے بیانات حتمی ہیں لہذا قرآن میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا سائنس ابھی حتمی جواب تلاش نہیں کر سکی' سائنس ابھی اس منزل پر نہیں پہنچ سکی کہ وہ ان باتوں کی صحیح صحیح تشریح کر سکے۔ (۵۹)

پہاڑ اور ان کی اقسام:

قرآن حکیم میں پہاڑوں کا ذکر ہے ان میں بعض سفید ہیں بعض سرخ پھر انکی بھی مختلف رنگتیں ہیں کچھ بہت سفید کچھ بہت سیاہ ہیں (۶۰) بعض پہاڑ ایسے ہیں کہ ان سے چشمے اور نہریں پھوٹ آتی ہیں۔ پہاڑ زمین کے اندر دھنسے ہوتے ہیں، جیسے و الجبال اوتادا (۶۱) اور یہ آیت و الی الجبال کیف نصبت (۶۲) جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ پہاڑ اپنی اونچائی سے دس گنا زمین کے اندر ہیں گویا اللہ نے ان کو میخوں کے طور پر گاڑھ رکھا ہے (۶۳) ۔

برق، صاعقہ اور رعد:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے برق، صاعقہ اور رعد کا ذکر کیا ہے، اکثر مقامات پر مغضوب اور ضالین اقوام کے تذکرہ اور عذاب الٰہی کے پس منظر میں ایسا ہوا ہے کہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبرت دلانے کے لئے بجلیاں دکھانے کا ذکر کیا ہے (۶۴) ۔ ہواؤں کا ذکر ہے، بعض عذاب کی ہوائیں اور آندھیاں تھیں، جو قوم عاد پر چلائی گئیں (۶۵) اور بعض ہوائیں رحمت کی ہوتی ہیں جیسا کہ بارانِ رحمت جو بارش اور روئیدگی کا سبب بنتی ہیں۔

معدنیات:

قرآن میں لوہا (۶۶) ، تانبا (۶۷) چاندی (۶۸) سونا (۶۹) ، موتی (۷۰) اور مرجان (۷۱) وغیرہ کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔ ایک مفسر کے لئے ان معدنیات کی تفسیر کیلئے انکے (Compositions) اور خصوصیات کا علم ہونا چاہیے۔

نباتات و جمادات:

حیوانات اور انسانیات کا اجمالاً اور تفصیلاً ذکر ہوا ہے۔ ایک مفسر کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ انسان پر گفتگو کرے تو جن نفسیاتِ انسانی کا ذکر قرآن میں ہوا ہے ان کو بھی پیش نظر رکھے۔ مثلاً یہ کہ انسان جھگڑالو ہے جلد باز اور ناشکرا ہے تکبر کرتا ہے، اور بعض اوقات گستاخی اور نافرمانی کا مرتکب بھی ہوا ہے۔ یہ تمام خصائص انسانی معاشرے کے لئے نقصان دہ اور مضر ہیں، چنانچہ مفسر ان کے اثرات و نتائج سے بحث کرتے ہوئے ان کی تہذیب کرنے کی سعی بلیغ بھی کرتا ہے۔

جدید سائنسی اور کلامی تفاسیر میں علوم کائنات کی اہمیت:

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری ہوگا کہ علوم کائنات کے بیان سے اکثر و بیشتر اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے، اللہ تعالیٰ بار بار کیوں آسمان و زمین کی تخلیق کا ذکر کرتا ہے۔ سورج چاند ستاروں کی افادیت اور غرض تخلیق کی طرف اشارہ کرتا ہے بظاہر ایک بات بہت عام سی نظر آتی ہے وہ یہ کہ اللہ انسان کے دل پر اپنی عظمت اور قدرت کا نقش ثبت کرنا چاہتا ہے۔ عذاب و ثواب کا فلسفہ بھی یہی ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ اجرامِ فلکی کا ذکر کرتا ہے، اور پھر ساتھ ہی فرماتا ہے کہ یہ تو میری مخلوق ہیں تم ان کی عبادت کیوں کرتے ہو بعثت نبویؐ سے قبل اقوام عالم مظاہر فطرت کی پرستش کرتی تھیں۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ انسان اس کائنات میں اپنا مقام ومرتبہ پہچانے اور اس کے ساتھ خالق کائنات کا مقام ومرتبہ بھی۔ زمین وآسمان سورج چاند ستارے اور سیارے اور دیگر علوم کی سائنسی تحقیقات وتفصیلات سے اللہ کی صفات خلاق مزید صراحت سے سامنے آتی ہیں' اور مذکورہ بالا مقاصد کے حصول میں آسانی دیتی ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ علوم کی انواع واقسام کے تغیر وتبدل اور ارتقاء کے پیش نظر ایک جدید علم الکلام کی ضرورت ہمیشہ در پیش رہے گی۔ چنانچہ ضروری ہے کہ قرآنی نقطہ نظر سے ان علوم کی متوازن شرح کی جائے۔ اردو کی جدید تفاسیر میں تفسیر عثمانی اور تفہیم القرآن نے اس ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے جابجا اشارے کئے ہیں۔ جبکہ صاحب تفہیم القرآن نے سائنسی تحقیقات کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔ بہر حال علمی' ادبی' فقہی' تفاسیر کے لئے عام طور پر اور سائنسی اور کلامی تفاسیر کے لئے خاص طور پر علوم کائنات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

حوالہ جات

۱۔ سورۃ الفجر' آیت ۷ ۲۔ سورہ الحجر' آیت ۸۰ ۳۔ سورہ الحجر' آیت ۶۷

۴۔ سورۃ الحجر' آیت ۸۷ ۵۔ سورۃ الاعراف' آیت ۱۴۳ ۶۔ سورہ طٰہٰ' آیت ۴۰

۷۔ سورہ القصص' آیت ۲۹ ۸۔ سورہ البقرہ' آیت ۵۸ ۹۔ سورہ یٰسین آیت ۱۳

۱۰۔ سورہ البقرہ' آیت ۲۵۹ ۱۱۔ سورہ البقرہ' آیت ۱۲۶ ۱۲۔ سورۃ الواقعہ آیت ۱۸

۱۴۔ سورۃ الصفت' آیت ۴۵ ۱۵۔ سورہ الرحمان' آیت ۷۶ ۱۶۔ سورۃ الغاشیہ' آیت ۱۵

۱۷۔ سورہ الغاشیہ' آیت ۴۵ ۱۸۔ سورہ الحجر' آیت ۴۷ ۱۹۔ فضل کریم' پروفیسر ڈاکٹر' ''کائنات اور اس کا انجام'' (قرآن اور سائنس کی روشنی میں) جنگ پبلشرز' لاہور' اشاعت سوم' دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۱۸) ۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ سورہ البقرہ' آیت ۱۱۷ ۲۲۔ سورۃ العنکبوت' آیت ۲۰ ۲۳۔ سورہ البقرہ' آیت ۱۱۷

۲۴۔ سورۃ الاعراف' آیت ۵۴ ۲۵۔ سورہ ہود' آیت ۷ ۲۶۔ سورہ السجدہ' آیت ۳

۲۷۔ سورہ ق' آیت ۳ ۲۸۔ سورۃ حم سجدہ آیت ۹ ۲۹۔ سورۃ حم سجدہ آیت ۱۰

۳۰۔ عثمانی' مولانا شبیر احمد ''تفسیر عثمانی' (تشکیل جدید)'' ڈاکٹر محمد ولی رازی' دارالاشاعت' کراچی' طبع اول ۱۹۹۳ء جلد دوم ص ۴۹۰۔

۳۱۔ (مولانا عثمانی نے ''دخان'' کا ترجمہ ''دھواں'' کرتے ہوئے اشارہ کیا ہے کہ ممکن ہے ''دخان'' سے مراد آسمانوں کے مادہ کی طرف اشارہ ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں کہ ''دھواں'' سے مراد مادے کی ابتدائی حالت ہے' جس میں کائنات کی صورت گری

سے پہلے ایک بے شکل منتشر الاجزاء غبار کی طرح فضا میں پھیلا ہوا تھا۔ موجودہ زمانے کے سائنسدان اسی چیز کو سحابیے سے تعبیر کرتے ہیں'' تفہیم القرآن ۱۹۸۵ء جلد ۶، ص ۴۴۴)　۳۲۔ سورہ حم سجدہ، آیت ۱۲

۳۳۔ سورۃ الفرقان، آیت ۵۹　۳۴۔ تفسیر عثمانی، جلد دوم، ص ۴۹۱۔ مولانا عثمانی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ترتیب زمانی کی تصریح نہیں ہے۔ یہاں نعمت کے تذکرہ میں زمین کا اور عظمت اور قدرت کے تذکرہ میں آسمان کا ذکر مقدم ہے۔

۳۵۔ سورۃ الملک، آیت ۳، نیز ملاحظہ ہوں سورہ طلاق کی آیت ۲، اور سورہ نوح کی آیت ۱۵

۳۶۔ سورۃ طلاق، آیت ۱۲۔　۳۷۔ محمد شفیع، مفتی ''معارف القرآن''، ادارہ المعارف، کراچی، طبع جدید اکتوبر ۱۹۹۸ء جلد ۱۸

۳۸۔ دیکھئے سورۃ الحج کی آیت ۶۵ اور سورہ الروم کی آیت ۲۵۔　۳۹۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۲

۴۰۔ سورۃ النساء، آیت ۱۲　۴۱۔ سورۃ الرعد، آیت ۲　۴۲۔ سورۃ الحجر، آیت ۱۶

۴۳۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۲، ۱۶۴　۴۴۔ سورۃ الفرقان۔ آیت ۶۱　۴۵۔ سورۃ یونس، آیت ۵

۴۶۔ سورۃ انبیاء، آیت ۳۳　۴۷۔ سورۃ یونس، آیت ۵　۴۸۔ سورہ رحمن، آیت ۵

۴۹۔ سورۃ لقمان، آیت ۲۹　۵۰۔ سورہ الفرقان، آیت ۴۵

۵۱۔ وحید الدین خان ''اسلام دور جدید کا خالق''، فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۰، ص ۱۱

۵۲۔ ایضاً باب ۲

۵۳۔ ملوک نور باقی، ڈاکٹر، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، انڈس پبلشنگ کارپوریشن، کراچی، ص ۱۲۳

۵۴۔ ایضاً ص ۲۲۵، ۲۳۱　۵۵۔ کائنات اور اس کا انجام ص ۵۰

۵۶۔ کائنات اور اس کا انجام ص ۱۳۱　۵۷۔ کائنات اور اس کا انجام ص ۱۳۱

۵۸۔ کائنات اور اس کا انجام، ص ۱۳۳، ۱۳۴　۵۹۔ کائنات اور اس کا انجام، ص ۱۳۵

۶۰۔ سورۃ ناطرہ، آیت ۲۷۔　۶۱۔ سورۃ انبیاء، آیت ۷　۶۲۔ سورۃ الغاشیہ، آیت ۱۹

۶۳۔ سورۃ النحل، آیت ۱۵۔　۶۴۔ سورہ الرعد، آیت ۱۲، نیز دیکھئے سورہ الروم آیت ۲۴

۶۵۔ سورۃ الذریات، آیت ۶۱۔　۶۶۔ سورہ کہف، آیت ۹۶، نیز ملاحظہ ہو سورۃ ''سبا'' اور ''الحدید'' کی آیات ۱۰، ۲۵

۶۷۔ سورہ الرحمان، آیت ۳۵۔ سورہ کہف ۹۶، سورہ ابراہیم آیت ۵۰

۶۸۔ سورہ ال عمران، آیت ۱۳۔ سورہ توبہ، آیت ۳۴، سورہ الزخرف، آیت ۳۳

۶۹۔ سورہ ال عمران، آیت ۹۰، سورۃ توبہ، آیت ۳۴ اور سورۃ کہف کی آیت ۱۳

۷۰۔ سورۃ الحج، آیت ۲۳، سورۃ ناطر، آیت ۳۳۔ سورۃ الرحمان، آیت ۲۲، ۵۸

۷۱۔ سورۃ الرحمان، آیت ۲۲، ۵۸